نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول ...

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ مع محصول ...

نمبر ۴۰ جلد ۱۱

لودیانہ ۶ اکتوبر سنہ ۱۸۸۳ع

قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبار

چین نے فرانس کے ساتھ جنگ کرنے کا اشتہار شایع کردیا ہے = روس کی طرف سے بہت سا جنگی سامان صوبہ بلگیریہ میں بھیج رہا ہے = بجور اور سوات کے سرداروں کو امیر کابل نے طلب کیا ہے تاکہ خیبر کے راستہ کے معاملہ میں صفائی ہو جاوے = ہندوستان کے جیلخانجات میں دستکاری کے نہ بنانے کی تجویز پھر گورنمنٹ ہند میں پیش ہوئی ہے = گرم خبر ہے کہ روس کی دس ہزار فوج مرو پر بڑھنے کے لئے تیار ہوئی ہے = فرانس کا جو علاقہ ہندوستان میں ہے اُس کو انگریز خریدا چاہتے ہیں = مصر کا تمام انتظام ماتحتیہ تبدیل کیا جاویگا = سلطان روم نے مکرر انگریزوں سے درخواست کی ہے کہ تم مصر سے کچھ تعلق نہ رکھو = شاہ سٹیوا یو کو لکھا ہے کہ ملک سے دست بردار ہو جاؤ اور سلطانی قید میں خود بخود حاضر ہو جاؤ = پنجاب چیف کورٹ کے لئے دو جج زاید ۲ مئی سنہ ۱۸۸۴ع تک گورنمنٹ ہند نے منظور کئے ہیں = خبر ہے کہ امیر کابل نے بھی ہیلوگراف کا رشتہ اپنی فوج میں قائم کیا ہے = قوم مہمند کے سردار تاخیل نے کافرستان کے علاقہ میں جہاد کا اشتہار جاری کیا ہے = امیر کابل نے اپنی فوج کے سپہ سالار کو ایک گستاخی پر اسقدر پٹوایا کہ وہ قریب المرگ ہے = جلال آباد میں پھر امیر کابل آنے والا ہے اور ہرات کی طرف اُس کا گورنر جائیگا = امیر صاحب کو خبر ملی ہے ایک شخص غلام قادر نام انگریزوں کی طرف سے جاسوس بنکر کابل میں داخل ہوا ہے چنانچہ شبہ میں چار ہندوستانی آدمی قید کیے گئے ہیں = افغانستان کے کوہستانی سرداروں نے ایوبخاں کو بلایا ہے اور لکھا ہے کہ بلا روک ٹوک کابل پر حملہ کرو = بغداد کے گورنر نے حکم دیا ہے کہ ہمارے علاقہ کے اندر سے ہرگز روغن زرد باہر نہ جانے پاوے = کروشیا کے باشندے ہنگری سے علیحدہ ہو جانے کے لئے بغاوت کر رہے ہیں = مہاراجہ صاحب کشمیر کی درخواست پر حضور گورنر جنرل ہند نے کشمیر کا سفر اختیار کیا ہے = نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر پنجاب نے ڈیرہ اسمعیل خان کے جیلخانہ سے ایک قیدی کو ایک کارگزاری کے صلہ میں پانسو روپیہ انعام کا دیکر چھوڑ دیا = حیدر آباد دکن کے انتظام موجودہ پر آجکل انگریزی اخبارات میں قسم قسم کی نکتہ چینیاں ہو رہی ہیں = قندھار کے تجارت پیشہ لوگوں نے عہد کر لیا ہے کہ امیر کابل کے ملازموں کے ساتھ داد و ستد نہیں رکھینگے = کینڈا واقع امریکہ میں اخباروں اور رسالوں کا محصول معاف ہو گیا ہے = ہندوستان کے ڈاکخانوں میں تار خبروں کی آمد و رفت کا انتظام بھی ہونے والا ہے = شاہ برہما فرانس کے ساتھ سازش کر رہا ہے اور ایک سفارت فرانس کی طرف روانگی کے لئے تیار ہو رہی ہے = افغانستان میں جو ایک روسی ہو کر آیا تھا اُس کا چرچا اب لنڈن میں بھی ہو رہا ہے = ایران میں تجویز ہو رہی ہے کہ ایوبخاں کو کسقدر فوج افغانستان پر حملہ کرنے کیواسطے دیجاوے = خراسان کا گورنر امیر کابل سے باغی ہو کر ایوب خان کے پاس مشہد میں چلا گیا ہے = چین نے فرانس سے جنگ کرنے کے لئے ... ہزار فوج کو مستعد کیا ہے = تبت میں ... آدمی روس کے باشندے جو پیمایش کر رہے تھے سمت ... ہیں = پنجاب سلف گورنمنٹ کا قانون منظوری کے واسطے قانونی کونسل میں عنقریب پیش ہونیوالا ہے = بلوچستان کی حد بندی کے لئے سرکار نے حکم دیا ہے کہ پیمایش شروع کیجاوے = اہل اسلام کلکتہ نے درخواست کی ہے کہ مسلمان قیدیوں کی ریش جیلخانہ میں مونڈی نہ جاوے =

نور افشاں

علم اور مذہب

انسان کے لئے یہہ دونوں چیزیں نہایت ضروری ہیں اور اُنکی ابتدائی توجہ کے قابل علم کا بڑا فائدہ یہہ ہو کہ وہ دل سے جہالت کے تعصبات دور کرتا ہو نیکی اور بدی کا ٹھیک فرق دکھلاتا اور انسان کی سوئی ہوئی طاقتوں کو جگاکر تحقیق اور وسعت کے رتبہ پر پہونچا دیتا ہو۔ غرض آدمی کو آدمی سے تمیز کرکے ایک کو دوسرے پر بھی فوقیت بخشتا ہو علاوہ اسکے دل کبھی بیکار نہیں رہ سکتا وہ اپنے لئے ضرور کوئی نہ کوئی شغل نکال لیتا ہو۔ اگر علم کیطرف نہ لگے تو ضرور ہو کہ جہالت کے شغلوں میں پھنسے اور اُنہیں میں پختہ ہو جاوے۔ ادنیٰ درجہ کے لوگ علم نہیں پڑھتے اور ہوش سنبھالتے ہی ضروریات زندگی کے کاموں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ پس کام ہی اُنکے لئے علم کا عوض معاوضہ بنجاتا اور وہی اُن کے دلی خلا کو بھر دیتا ہو جو بحالت بیکاری شاید برائیوں سے پر ہوتا۔ حالانکہ وہ لوگ جن کو کافی فرصت ہو اگر بچپن میں ہی تعلیم کیطرف توجہ نہ کریں تو غالبًا بدیوں کا شکار بنینگے کیونکہ علاوہ فرصت کے بدیوں کے وسائل اُن کو بہت میسر ہیں +

گو علم ہمارے لئے ضروری ہو لیکن مذہب اُس سے بھی زیادہ ضروری ہو۔ علم بیشک ہمکو شایستہ بناتا اور زندگی میں علاوہ نیز سچی عزت اور فوقیت بخشتا ہو تاہم ہماری دلی اور ظاہری خوشیونکی تکمیل کیواسطے مذہب کی حاجت باقی ہو۔ جوانی صحت اور افراط کی حالتوں میں دُنیا نہایت خوش آیند اور فرحت بخش دیدہ ہو لیکن ایک وقت آئیگا جب یہہ حالتیں ہم سے علیحدہ ہو جائینگی مایوسی اور تنگدستی ہمکو آگھیرینگی اور آخر بیماری کمزوری اور محتاجی سب دُنیوی خوشیونکو تباہ کر دینگی۔ پس اُن تاریک وقتوں میں اور خصوصًا موت کی آمد آمد پر سوائے مذہب کے اَور کون چیز ہو جو کچھ سہارا دیسکتی ہو۔ جب یہہ دنیا ہمکو چھوڑ دیگی اور دوسری دُنیا میں پناہ کی اُمید نہیں رہیگی تو پھر ہم کدھر بھاگینگے اور کہاں سر چھپاتے پھرینگے۔ غرض واحد خدا پر ایک اُمید رکھنے اُسکی مرضی پر ثابت قدم چلنے اور اُسی پر نجات کا کامل بھروسہ رکھنے بغیر اَور کوئی چیز نہیں جو آڑے وقتوں میں ہمارے کام آئے۔ اب علم اور مذہب دونوں کے فوائد کچھ کچھ ظاہر ہو گئے۔ پس ضرور ہو کہ بچپن میں ہی دونو پر توجہ کیجاوے ورنہ ایک کی غفلت سے جہالت میں اور دوسرے کی غفلت سے بُرائی میں بڑھنا ہوگا +

تحصیل علم کے واسطے بچپن کا زمانہ مناسب سمجھا گیا ہو۔ اُسوقت ننھا سا دل بڑی عمر کے فکر اور توہمات سے پاک ہر ایک نقش کے قبول کرنے کیواسطے موم کیطرح ملائم ہوتا ہو۔ پس جو کچھ سکھایا جاوے نقش بر سنگ کا حکم رکھتا ہو۔ اس عمر کا حافظہ بھی قوی ہوتا ہو اور اسیواسطے اصول تعلیم کی یادداشتوں کے لئے نہایت مناسب ہیں۔ حصول علم اور غور کی عادتیں اگر بچپن ہی میں ڈالی جاویں تو بہتر ہو۔ لیکن افسوس کہ بچپن کی لاپرواہ عمر اِن باتوں پر مشکل سے غور کرتی اور اپنے نقصان کو نقصان نہیں سمجھتی ہو تاوقتیکہ اُسکو معلوم نہو جاوے کہ اب اصلاح کا موقعہ مطلق نہیں رہا +

مذہبی عادات کی تکمیل کیواسطے بھی بچپن کا زمانہ ہی مختص کیا گیا ہو۔ اِس زمانہ کی نیک عادات آیندہ زندگی کے ہر ایک معاملہ کو سہل اور آسان بناتی ہیں اور اسوقت کا بویا ہوا بیج مشکل سے ضایع ہوتا ہو البتہ دُنیا کی زبردست ترغیبیں کبھی کبھی تعلیم یافتہ جوان کو مذہبی خیالات سے غافل کر دیتی ہیں تاہم وہ بچپن کے اصول جو اُس کے دل میں نقش کالحجر ہیں اُن کے ساتھ مقابلہ کرنے کو تیار رہینگے اور اُمید ہو کہ آخر کشاں کشاں اُس کو اصلاح پر لے آئینگے لیکن وہ جس نے بچپن سے ہی اپنے آپ کو بُری عادتوں کے مطیع کر رکھا ہو اور مذہب کی بو تک دماغ میں گھسنے نہیں دی اُس کے سنبھلنے کی اُمید موہوم۔ پس جن باتوں کو ہم اچھا سمجھتے ہیں اُن کی بنیاد شروع سے ہی کیوں نہیں ڈالی جاتی اور اُن عادتوں کو جن کی نسبت ہمکو پیچھے سے پچھتا کر کہنا پڑے کہ کاش ہم میں وہ ہوتیں ابھی سے پختہ کیوں نہیں کرتے پنجاب میں ایسے آدمی بہت ہیں جو اپنے بچوں کو مذہبی اصولوں کی تعلیم دینے سے رُکتے ہیں اِس بہانہ سے کہ بڑے ہو کر اسکی فکر آپ کر لینگے لیکن ہم پوچھتے ہیں کہ وہی احتیاط علم کے بارہ میں کیوں نہیں کرتے۔ افسوس کہ سفر کے دو چار دن کی اقامت کیواسطے ایک عالیشان سرائے کی آرایش کا فکر ہو اور اُس گھر کے آرام یا بے آرامی کا کچھ خیال نہیں جہاں ہمیشہ کی سکونت ہو۔ غرض علم اور مذہب دونوں کی تعلیم بچپن میں ایک ساتھ ضروری ہو تاکہ اُس تعلیم میں غلطی کی امیزش کیوں نہو کیونکہ جب دل کے لئے غور اور سوچ کا راستہ کھل جائیگا تو ممکن ہو کہ وہ کبھی نہ کبھی خود درستی پر آجائیگا اور اگر دل کے سوتوں کو بچپن سے ہی بند کر رکھا اور بالکل بہنے نہ دیا تو بند پانی آخر متعفن ہو کر سڑ جائیگا +

الحاصل بچپن کو لڑکپن عمر سے وہی نسبت ہو جو اِس دُنیا کو آیندہ دُنیا کے ساتھ ہو۔ بچپن جوانی کا آغاز ہو اور جوانی بڑھاپے کی تیاری پس جوانی میں ہمکو وہ باتیں حاصل کرنی چاہئیں جن کا نتیجہ بڑھاپے کا آرام ہو کیونکہ بڑھاپے میں ہم وہی میوہ کھا سکتے ہیں جو بچپن میں بویا گیا تھا اور اگر بچپن ہی ہم نے ضایع کر دیا تو نتیجہ اُس کا بڑھاپے تک کی جہالت عیاں ہو۔ اسیطرح جو کچھ ہم اِس دُنیا میں بوئینگے وہی اُس دنیا میں کاٹینگے۔ اگر ہم دُنیا میں خدا کی مرضی کے مطابق چلنے کی کوشش نہ کرینگے تو اُس اچھی حالت تک جس کی ہر ایک کو تمنا ہو پہونچنے کی اُمید کہاں بلکہ برعکس اِس کے اُس ذلیل حالت میں پڑنا ہوگا جو بدبختوں کے لیے مقرر ہو +

بڑھے ہوئے پھیپڑے

صفراویت وقبضیت۔ ضعف معدہ اور درد سر وامیہ ایپل بیری سے سب دفع ہو جاتی ہیں۔ قیمت ۵ ہیں پی ایس نیڈن کمپنی جنرل ایجنٹ بمبئی سے ملتی ہو +

ویلز ف آن کارمیس یعنے آنٹین سے گیس کا بالکل علاج جلد کرتی ہو۔ اس دوا کی قیمت ۱/۲ روپیہ معہ بمبئی دوکان پی ایس نیڈن کمپنی جنرل ایجنٹ سے ملتی ہو +

مراسلات

تو ترازو میں تولا گیا اور کم نکلا

دانیال نبی کا ۵ باب ۲۷

نظرِ اجمالی

جو سید یوسف حامد صاحب مسیحی رئیس حیدر آباد دکن نے آنریبل مولوی سید احمد خاں بہادر سی ایس آئی بالقابہ کی کتاب تبیین الکلام فی التفسیر التورات و الانجیل علیٰ ملت الاسلام کے حصہ اوّل کے مقدمہ عاشرہ پر لکھی ہے

پادری جناب عماد الدین صاحب (منسٹر و متعلق امریکن میتھوڈسٹ ایپسکوپل چرچ صوبہ اودھ) اڈیٹر اخبار سفیر ہند امرتسر پنجاب کی طرف سے

ریمارک نمبر اوّل

(سلسلہ قائم کرنیکے لیے پہلے نور افشاں کے مندرجہ ذیل نمبروں کو زیرِ نظر رکھ لینا چاہیئے)

(۱) جلد یازدہم نمبر بست و ہفتم مطبوعہ نوزدہم جولائی ۱۸۹۳ء	بریلی ورنیکلر
(۲) ایضاً ایضاً نمبر سی ام مطبوعہ بست و ششم ماہ مذکور ۱۸۹۳ء	تھیولوجیکل کالج کے
(۳) " " نمبر سی و دوم مطبوعہ نہم اگست ۱۸۹۳ء	پرنسپل جناب پادری
(۴) " " نمبر سی و سوم مطبوعہ شانزدہم ماہ مذکور ۱۸۹۳ء	ڈاکٹر ٹی جے
(۵) " " نمبر سی و چارم مطبوعہ بست و سوم ماہ مذکور ۱۸۹۳ء	سکاٹ صاحب
(۶) " " نمبر سی و پنجم مطبوعہ سی ام ماہ مذکور ۱۸۹۳ء	ایم اے ڈی ڈی
(۷) " " نمبر سی و ہشتم مطبوعہ سیزدہم ستمبر ۱۸۹۳ء	متعلق امریکن

میتھوڈسٹ ایپسکوپل چرچ کا کتاب مذکور کے حصہ اوّل کی نسبت یہ تحریری قول چند برس کے عرصہ سے ہمارے پاس موجود ہے۔ کاش تمام دُنیا کی قوموں کی خصوصاً اہلِ اسلام کی **بائیبل** کے بارہ میں یہی رائے ہو جائے جو اُس کے نامور اور مقتدر مصنف مولوی سید احمد خاں بہادر بالقابہ کی ہے +

ہماری بڑی بھاری غلطی تھی کہ ہم نے اُسوقت ڈاکٹر صاحب ممدوح الاوصاف کی مُسلمہ فضیلت اور سچی بزرگی کے رعب میں آکر اُن کے قول مذکور کو علم الیقین (سٹانڈنگ فیتھ) کے طور پر تسلیم کر لیا۔ اور یہ کہ خود بھی چھان بین اور تحقیق و تدقیق کر کے اُن کے قول کو حق الیقین (ٹرسٹنگ فیتھ) کی طرز پر نہ مانا۔ اگرچہ کتاب مذکور کے سنہ تالیف اٹھارہ سو باٹھ مسیحی سے آج تک جو سنہ اٹھارہ سو ترانوے ہے اپنے بار بار کے مطالعہ سے ہمکو بھی یہی معلوم تھا جو ڈاکٹر صاحب موصوف نے فرمایا ہے۔ مگر اِس مردِ آدمی نظرِ اجمالی کے صاحب راقم سید یوسف حامد صاحب نے یکایک ہمکو **گھبرا** دیا کہ ہیں واجب الاحترام بوڑھے سید نے جو ہمارے نوجوانانِ اہلِ اسلام کے روحانی باپ ہیں کیا سے کیا کر دیا۔ اُدھر ہمارے معزز عزیز اسسٹنٹ اڈیٹر نور افشاں کے اڈیٹوریل نوٹ (مندرجہ نور افشاں جلد یازدہم نمبر بست و ہفتم مشتہرہ نوزدہم جولائی سنہ رواں) نے ہمارے رہے سہے ہوش باختہ کر دیے کہ ہند کے اسلام کے فلاسفر سید کو ہو کیا گیا کہ لم یزل اور لا یزال **صداقت** سے روگردانی کی +

اِسی اُدھیڑ بُن اور اِسی تفتیش میں پورے دو ماہ گذر گئے آخر بڑی کاوش سے معلوم ہوا کہ ہمارے غائبانہ ہمصفیر سید یوسف حامد صاحب کی **نظرِ اجمالی** ایک سراب خیال سے زیادہ وقعت اور منزلت نہیں رکھتی +

(۱) آنریبل مولوی سید احمد خاں بہادر سی ایس آئی ممبر لیجسلیٹو کونسل گورنر جنرل کشور ہند نے ہمارے **لارڈ بشپ کلنزو** کے توہمات یا اعتراضات کا جو اُنھوں نے حضرت موسیٰ کے بیان طوفان اور جہاز نوح پر کیے تھے اِسی کتاب میں جواب دیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ حضرت موسیٰ کا بیان الہامی اور سچا ہے۔ اور لارڈ بشپ ممدوح کے اعتراضات بیجا نہیں بلکہ لغو ہیں +

(۲) آنریبل سید صاحب آج کے زمانہ میں تمام روئے زمین کے اہلِ اسلام میں ایسے تجربہ کار ہیں جو وہ دماغ رکھتے ہیں کہ آج وہ فرد ہیں۔ وہ اپنے عزیزوں اور دوستوں کو مہذب قوموں کی پیروی کا فتویٰ دیتے ہیں۔ وہ تعدادِ ازدواج کو مطلق حرام سمجھتے ہیں۔ وہ ایک شادی سے زیادہ کی نسبت سختی سے سخت کلمات استعمال کر کے اُسکو بالکل ناجائز کہتے ہیں۔ بجبر و غلامی کے بہت ہی مخالف ہیں۔ وہ مہذب قوموں کے برابر دُنیا بھر میں کسی قوم کو اقبالمند نہیں سمجھتے اور اہلِ اسلام کو صاف کہتے ہیں کہ اگر تم بھی اقبالمند قوم بننا چاہتے ہو تو اُن کے نقشِ قدم پر چلو +

(۳) سید صاحب یونیٹیرین کا سا عقیدہ رکھتے ہیں گو اُن میں اور جناب **بابو کیشب چندر سین** مرحوم میں فرق ہے۔ دیکھو ہمارا مسلسل مضمون بعنوان آنریبل مولوی سید احمد خاں بہادر بالقابہ اور بابو کیشب چندر سین صاحب نور افشاں مندرجہ حاشیہ نمبروں میں اور واضح رہے کہ ہنوز یہ سلسلہ بنظرِ مزید تحقیقات زیرِ تجویز ہے اور ختم نہیں ہوا۔ خیر جو ختم ہو چکا اور شکر ہے کہ

(الف) جلد نہم نمبر چہل و یکم مطبوعہ سیزدہم اکتوبر ۱۸۹۱ء	ہے اور ختم نہیں ہوا
(ب) جلد دہم نمبر چہاردہم مشتہرہ ہشتم اپریل ۱۸۹۲ء	خیر جو ختم ہو چکا اور شکر ہے کہ
(ج) جلد دہم نمبر پانزدہم مطبوعہ سیزدہم ماہ مذکور ۱۸۹۲ء	کے مقابل بہت کچھ
(د) جلد دہم نمبر ہیژدہم مشتہرہ چہارم مئی ۱۸۹۲ء	تعریف کے

قابل ہے۔ اور یہ کہ بہت ہی غنیمت ہے +

(۴) ہمارے معزز بھائی سید یوسف حامد صاحب فرماتے ہیں کہ۔ آنریبل سید صاحب کے نائب و جانشین نے آجکل ایک کتاب حمایت الاسلام میں لکھی ہے اور زبان انگریزی میں چھپوا رہے ہیں اور دعویٰ لاجوابی کا رکھتے ہیں۔ یہ دُرِّ یکتا کا اشارہ جناب مولوی محمد چراغ علی خاں صاحب بہادر نائب معتمد دار المہام دولت آصفیہ حیدر آباد دکن

کی طرف ہو۔ جو ہنوز جوان ہونیکی وجہ سے البتہ سید احمد نجم الہند البالقابہ کے فرزند ہیں مگر لیاقت اور علم و زبان انگریزی یونانی عبرانی عربی فارسی اُردو میں فضیلت کے باعث سے نجم الہند سید سے بڑھ چڑھکر ہیں بے شبہ اُنہوں نے کتاب

ریفارمز انڈر مسلم رول

پروپوزڈ پولیٹیکل لیگل اینڈ سوشل ریفارمز

نام انگریزی میں لکھی ہوگی اس فرشتہ طینت اور تہذیب مجسم اور باوجود فنانشل کمشنر ہز ہائنس نظام ہونے کے منکسر اور فروتن مزاج نے ہرگز ہرگز اُسکی لاجوابی کا ادعا نہیں کیا۔ ہم اس کتاب کو آجکل ایک بار بغور و تامل دیکھ چکے ہیں اور دوسری بار پرلے درجہ کی جاں نثاری سے دیکھ رہے ہیں اس کتاب کا مطلب یہ ہو کہ ریورنڈ مسٹر ملکم میکال نے جو ٹیپ متکلم معلوم ہوتے ہیں کنٹمپوریری ری ویو میں دعوی کیا ہو کہ دین اسلام میں کیا بلحاظ پولیٹیکل اور کیا بلحاظ اُن کی شریعت کے اور کیا بلحاظ معاشرت اصلاح ناممکن ہے اور پھر ریورنڈ مسٹر موصوف نے ہر ایک صیغہ کے نقصوں کو دکھایا ہو کوئی شبہ نہیں کہ بڑا ہی پُر زور لکھا ہو ❖

ہماری دانست میں ہمارے ریورنڈ بزرگ نے بہت زیادتی کی اور بہت بُرا لکھا جو اُن اصلاحوں کو ناممکن کہا محال کہتے تو بہتر ہوتا۔ ہمارے ریورنڈ بزرگ نے عدیم النظیر فرماں فرما نپولین بوناپارٹ سرتاج اہل فرانس کا قول یاد نہ رکھا جو کہا کرتا تھا کہ قولہ ناممکن کے لفظ کو لغات کی کتاب سے نکال ڈالنا چاہیئے کیونکہ دنیا میں کوئی ایسی شے یا کام نہیں کہ ممکن نہ ہو انتہی ❖

مولوی محمد چراغ علیخاں صاحب بہادر نے ایک ایک بات کا بہت ہی مفصل اور مدلل اور تحقیقی جواب دیا ہو چونکہ ہمارے ریورنڈ بزرگ کے اعتراضوں کا ماخذ اکثر تو اسلام کا سلسلہ حدیث تھا اسلیئے مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ ❖

(اولاً) ہمارا تمسک محض قرآن صرف قرآن ہی پر ہو۔ صاحب قرآن نے کہاں قرآن میں فرمایا ہو کہ پیغمبر کے وصال کے بعد احادیث کو جمع کرنا۔ اسلام کی بنیاد حدیثوں پر نہیں وغیرہ امور اسکے متعلق

(ثانیاً) جہاد کا حکم قرآن میں کہیں نہیں۔ البتہ نبی عرب چونکہ بادشاہ بھی تھے اور نبی بھی تھے۔ اسلیئے انہوں نے بادشاہ ہو کر دفعیہ اور خود حفاظتی اور استقلال مملکت میں جہاد کیئے نبی ہو کر نہیں کیئے اس عہدہ کے متعلق صرف ہدایت کی۔ انصاف سے بعید ہو کہ اسلام کے نبی کے اُن کاموں کو جو سلطنت سے متعلق ہوں اُنکی نبوت کے متعلق کریں اور جو کام اُنکی نبوت کے متعلق ہوں اُنکو اُنکی سلطنت کے متعلق کریں۔ اگر یوں نہ مان لیا جائے تو بہت خرابیاں پیدا ہونگی وغیرہ امور اسکے متعلق

(ثالثاً) غلامی کا مسئلہ قرآن کے رو سے محض ناجائز ہو وغیرہ

(رابعاً) کثرت ازدواج کو قرآن باطل ٹھہراتا ہو۔ وغیرہ

(خامساً) قیاس قرآن کے نزدیک ناواجب ہو۔ وغیرہ

(سادساً) اجتہاد کی ضرورت قرآن رفع کرتا ہو۔ وغیرہ

برادر سید یوسف حامد صاحب! آپ نے ذرا بھی غور نہیں کی کہ اگر اسلام اور اہل اسلام ایسے ہیں تو کیسی اچھی بات ہو آپکا اور اور ہم سمجھ سکتے ہیں کہ ناتراشیدہ عیسائیوں کا کیا نقصان ہو۔ البتہ مولوی محمد چراغ علیخاں صاحب بہادر کی روحانی حالت کے بارہ میں ہم پھر رائے قائم کرینگے جب خاص اُنکی عدیم المثال کتاب پر ایک علیحدہ ری ویو لکھینگے ❖

(۵) عزیز دلی سید آپنے لکھا کیوں نہیں ہو جا مثلاً لکھدیا کہ اسلام کے جھگڑا رستا ہے مولوی سید احمد خاں بہادر نے اعجاز عیسوی سے اعتراض لیکر اپنی کتاب میں درج کر دیئے ہیں افسوس افسوس کہاں اعجاز عیسوی اور اُسکے گمنام مولف اور مترجم مولوی رحمت اللہ اور وزیر خان صاحب بسبب ہٹ دھرمی گمراہ کہاں محمڈن کمنٹری آن دی ہولی بائبل اور اُسکے عالیجاہ مصنف فلاسفر آنریبل سید صاحب سید احمد آبادی کیونکر مجھکو کہ اعجاز عیسوی میں ہو کیا۔ صاحب موصوف نے اسمیں ملحدوں اور دہریوں اور منکروں کے اقوال لیکر کتاب مقدس کی تحریف ثابت کرنی چاہی تھی اور محمڈن کمنٹری میں بائبل کو بے تحریف اور بے تنسیخ ثابت کیا ہو۔ علاوہ اسکے سنٹرل پریس امرتسر صوبہ پنجاب میں تدقیقی جوابوں کی بنا پر اعجاز عیسوی کا جواب اظہار عیسوی کرکے باضافہ و تغییر چھپا ہو ❖

اے ہمارے عزیز بھائی سید یوسف حامد صاحب آپکو معلوم نہیں کہ اب زمانہ کا کیا حال ہو۔ اب ہمارے اُن کمزور اور لاحاصل اعتراضوں کی پیش نہیں جاتی جو اس سے دس برس پیشتر تھے۔ اب ریورنڈ جاج سیل صاحب مترجم قرآن کی مانند اگرچہ ہر خود نہ پسندی بر دیگرے مپسند کے زریں اصول کو مد نظر رکھکر اعتراف کے لیئے لب ہلانے لگے ہیں اگر مولوی سید احمد خاں بہادر بالقابہ اور بابو کیشب چندر سین صاحب لنکا یسوع مسیح کے مجسم ہونیکے زمانہ سے پیشتر پیدا ہو کر یوں اپنی اپنی قوم کے ریفارمر ہوتے جیسے کہ اب ہیں تو بیشک پرافٹ مانے جاتے۔ ابھی یہی دونوں بڑے ہی واجب التکریم والتعظیم لوگ ہیں اِن کی شان میں سب الفاظ استعمال کرکے آیکنڈ کا ناتراش کہنا ہو۔ ہمارے خداوند کا قول یاد کیجیئے کہ جو ہمارا مخالف نہیں وہ ہماری طرف ہے بس جہانتک آنریبل مولوی سید احمد خان بہادر بالقابہ اور مولوی محمد چراغ علیخاں صاحب بہادر بالقابہ ہمارے موافق ہیں اور مخالف نہیں ہمارے محسن ہیں اور ہم اُن کی مہربانیوں کے ممنون اور مشکور ہیں عقلمندی اور دانائی سے بہت بعید ہو کہ ہم اپنے سچے لوگوں کے قول

کی مخالفت کرگئے ہوا خواہوں کو اپنا ناحق ناحق اور بے وجہ مخالف بنالیں۔ اس گروہ اور تیز مزاج شتاب قوم اہل اسلام کی مقدس ہماری کتاب اقدس اور ہمارے آقا یسوع مسیح کی مخالفت کیا تو اُن کو جواب دیں پھر بھی فروتنی سے پہلا پرچہ ۵ء ۱+ فی الجملہ اس **پہلے نمبر** کو ہم یہاں ختم کرتے ہیں

دوسرے میں متنازعہ کتاب کے پہلے حصہ کے دسوں مقدمے اور دونوں تتموں کی بابت فرداً فرداً مع انتخاب اپنی رائے قائم کرینگے۔ اور **تیسرے** میں نسخ کا معاملہ خصوصیت سے پیش کرکے اُس کا اقتباس نظر ناظرین کرینگے۔ ہمکو امید ہو کہ ہمارے معزز بھائی سیّد یوسف حامد صاحب للہ دیانت کو کام میں لائینگے + باقی آئندہ

حالات مدرستہ العلوم علیگڈھہ جو چودھری امام بخش خان رئیس لاہور نے بچشم خود مشاہدہ کرکے قلمبند کیئے

تذکرہ تمہید دو تین سال سے ارادہ میرا بابت تعلیم مدرسہ فرزندان خود بمدرستہ العلوم علیگڈھہ کے تھا۔ الا عوام الناس نے مجھکو بوجہ ناواقفیت ولائل تعصبانہ لاطائل سے طریق مربی مدرسہ مذکور میں یہاں تک کہکر کہ علماء ہر ملت و مذہب نے فتاوائے کفر نسبت جناب مولانا صاحب سید احمد خانصاحب بہادر صاحب کیئے ہیں اس ارادہ سے باز رکھتے تھے کوئی کہتا تھا کہ اگر مدرسہ میں بیدین ہو جاتا ہو خدا اور رسول کو مطلق نہیں جانتا کوئی کہتا تھا کہ وہجگہ حلال حرام میں کچھہ تمیز نہیں کرتے روٹی مرغی کھاتے ہیں کوئی کہتا تھا کہ وہجگہ سود گوشت کھلایا جاتا ہے چونکہ تعلیم کرانا فرزندان کا حق پدری بلکہ عین فرض ہو ہر وقت اسی خیال میں مستغرق رہتا تھا۔ ایک روز بیتہ تذکرہ روبروئے جناب منشی قادر بخش خانصاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر روبکار ہوا جناب ممدوح نے نسبت شکوک کے ہر نوع سے میری اطمینان کری اور جو جو قواعد و ضوابط روزمرہ مدرسہ کے تھے کہ جنکو خود ملاحظہ فرمائے ہوئے تھے بے کم و کاست بیان فرمایا۔ بعدہ جناب محمد برکت علیخانصاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر حال قیصر پادب

رنواب عبد المجید خان صاحب رئیسان لاہور نے بتائید کلام منشی صاحب موصوف بوجہ احسن اطمینان میری فرمائی سو تب میرے دل میں یہ سمایا کہ اُسجگہ اپنے اچھے خاندانی ذوالاقتدار امیر الامراء و نوابان و رئیسان اہل اسلام کے لڑکے تعلیم پاتے ہیں اول وہاں کے حالات چل کر دیکھے بعدہ بحالت پسندیدگی اوضاع و اطوار اُسجگہ کے برائے تعلیم اپنے فرزندان کو داخل مدرسہ کرنا چاہیئے۔ چنانچہ ۱۰۔ اگست ۱۸۹۳ء کو بروز جمعہ شہر لاہور سے روانہ ہوکر ۱۲۔ اگست سنہ رواں کو شہر علیگڈھہ پہونچا اور مابین رستہ مقامات مختلفہ یعنے مثل دہلی و آگرہ و سہارنپور وغیرہ میں جو بطور سیر قیام کرتا گیا تو اُسجگہ بھی مثل مذکورہ بالا قسم قسم کی بولی دربارہ مدرستہ العلوم سنتا چلا آیا حتی کہ سواری ریل جس گاڑی میں میں سوار ہوتا تھا عوام الناس میرے ارادہ سے مطلع ہوکر قسم قسم کی گفتگوئیں تعصبانہ کرکے دل کو پریشان کرتے تھے + یہاں کا تو قصہ میں چھوڑا یہاں + ذرا اب سُنو تم وہاں کا بیاں

کیفیت مدرستہ العلوم

شغہر علیگڈھہ میں اور بمکان نواب لطیف خان صاحب رئیس علیگڈھہ کے شب باش ہوکر علی الصباح جانب مدرستہ العلوم روانہ ہوا۔ اوّل ایک دیوار بلند خوشنما اور دو دروازہ عالیشان دور سے نظر پڑے کہ جنپر بخط فارسی خوشقلم اسمائے چند و نوشتہ مکان مدرستہ العلوم او بوسنگ مرمر کے کندہ ہیں اور اندرون احاطہ مدرسہ عمدہ طور سے باغیچہ جس میں قسم قسم کے گل پھول لگے ہیں ہر روش بے خار ہے اور سبزہ بہار جابجا لالہ زار جسپر جان بلبلان نثار باغبان ہستند کار رو جو دُا سجگہ دماغ معطر ہوگیا۔

گل شگفتہ در و رنگ شفق + شد معطر دماغ مستنشق

اور روح کو فرحت آنکھوں میں نور دلکو سرور حاصل ہوا۔ اور وہاں کی عمارات جو بجہت تعلیم طلبا و آرامگاہ اُستادان و طلبا با سلیقہ خوش قطع و خوش وضع اس وسعت اور صفائی سے تعمیر ہیں کہ حافظہ تقریر و تحریر سے باہر ہو مسجد سبحان اللہ کیا عمدہ اور باورچی خانہ اور غسلخانہ مصفا ہر ایک جگہ ہر اشیاء مائحتاج مہیا اور بہت علحدہ علحدہ

موجود۔ یہاں کی خوبی مکانات کا حال اگر مختصر بھی تحریر ہو دے تو ایک دفتر چاہیئے۔ الغرض باینہمہ تعمیر جاری ہو اور قریب چار پانچ لاکھہ روپیہ کے صرف ہو چکا ہو تاہم نصف عمارت باقی ہو + اب کچھہ حالات مدرستہ العلوم کے ملاحظہ فرمائیے۔ الآن و بھی خبر نہ خرد ادنے ہو۔ جسقدر یہاں اُستاد ہیں عالم فاضل ہیں اور اہل علم پابند صوم و صلوۃ خلیق با اخلاق۔ مولانا صاحب مربی مدرستہ العلوم دام برکاتہ سے جو ملاقات ہوئی تو جناب ممدوح کو ہمہ تن اخلاق حمیدہ و اوصاف برگزیدہ پایا سبحان اللہ و بحمدہ ایسے انسان بھی دُنیا میں ہیں۔ کیوں نہو کہ ہم نامی ذات گرامی بہر حال بنا خلق میں جان و مال تک دریغ نہیں۔ اجرائے مدرستہ العلوم میں ایک نمونہ انکی حسن تدبیر کا ہو۔ بعد تملق بسیار مستفسر حالات کالام عام نسبت مدرستہ العلوم ہوئے۔ میں نے جملہ حالات بے کم و کاست جسطرح لوگ کہتے ہیں عرض کردیئے سُنکر اوّل متبسم ہوئے بعدہ متفکر و چشم پُر آب ہوکر مستدعی بدرگاہ باری ہوئے کہ اس کام کو خدا تعالیٰ انجام بخیر کرے۔ پھر فرمایا اوّل تم مدرسہ کے جملہ حالات و قواعد تعلیم وغیرہ بخوبی دیکھو بعدہ تمکو اختیار ہے اگر پسند خاطر ہو تو اپنے فرزندان کو داخل مدرسہ کرو ورنہ لا دیئے فرماکر ایک خط بنام نامی مولوی سیّد سمیع اللہ خان صاحب بہادر اور دوسرا بنام مولوی محمد اکبر صاحب منیجر مدرستہ العلوم تحریر فرماکر میرے حوالہ کیا اور نہایت تپاک سے فرمایا کہ جبتک تم اسجگہ رہو ہمیشہ بلا ناغہ ملاقات کرتے رہنا۔ میں ہر دو خطوط لیکر بخدمت ہر دو مولوی صاحبان موصوف حاضر ہوا جسقدر ہر دو صاحبان نے میری خاطرداری و دلجوئی و مدارات و مہمان نوازی کری بیان سے باہر ہو۔ اب تذکرہ حال مدرسہ کی سیر کا لکھا جاتا ہو +

قبل از چھہ بجے شام کے بہمراہی جناب مولوی سمیع اللہ خانصاحب بہادر کہ خاص علیگڈھہ کے جج صدر اعلیٰ بمشاہرہ گیارہ سو روپیہ ماہوار مامور و سرفراز ہیں اور ہر روز ملاحظہ صفائی کارخانجات مدرسہ یعنی باورچی خانہ و کمرہ ہائے طلبا و طعام وغیرہ فرماتے ہیں۔ مدرستہ العلوم میں گیا۔ اوّل باورچی خانہ کو جو دیکھا گیا تو عمارت مصفا با قرینہ اور وسیع و قطعہ علحدہ علحدہ اوّل کلاس دوم کلاس

اور فرش سنگ مرمر کا اور بجلی کی روشنی سے عمارت آراستہ خوش وضع اور دلپذیر ہر ایک طعام بالعموم تمام ظروف ہائے معزز میں قسم قسم کا پکا رہے ہیں کوئی بریانی اور متنجن وغیرہ کر رہا ہو کوئی قورمہ اور شیر مال و باقرخانی و بریانی پکا رہا ہو کوئی گوشت سادہ اور کوئی بامیز ترکاری سبز کوئی نان کوئی چپاتی پکا رہا ہو غرض اپنے اپنے کام میں ہر ایک شخص بدل وجان مصروف ہر ایک دروازہ پر چلمن پڑا ہو۔ مگس کا نام نشان مفقود استغفر اللہ اُسوقت مجھکو گرسنگی کے سبب سے یاد آئی زبان پر یہ شعر شیخ سعدی نکلا کہ نگوئی تا قیامت زشت روئی ✤ بود ختم نبوت بر یوسف نکوئی۔ اور یہ بنسبت طلبا کلاس اول و دوم کے طعام میں کسیقدر فرق پایا علیٰ قدر مراتب اور کمرہ ہائے تناول طعام کے جو دیکھے گئے۔ وہاں کی صفائی کا حال بیان سے باہر ہر ایک کمرہ صفائی عمارت کہ در تماشا گہش ✤ بدیدہ باز نگر دو نگاہ از دیوار مکانات وسیع فرش بوریا و شطرنجی اور اُسپر چادر سفید بیداغ اور ظروف ہائے چینی وغیرہ مصفا و مجلا حاجا بجا قرینہ سے دھرے ہوئے۔ اُسجگہ سے بورڈنگ ہوس میں آئے جناب مولویصاحب بہادر بانہہ عظمت و شان ہر ایک طلبا اعلیٰ و ادنیٰ کے کمرہ میں تشریف لیجا کر اُس کا حال نہایت شفقت سے دریافت فرماتے تھے اور جس کسی کو بیماری سے تندرست پایا بعد عیادت ہر طرح سے تسلی و تشفی و دیگر انتظام دوا و خورونوش کا فرمایا۔ اسقدر طلبا سے محبت و شفقت پیش آتے ہیں کہ والدین سے بھی زیادہ۔ بلا مبالغہ عرض کرتا ہوں کہ بیشک طلبا اُسجگہ ایسا آرام پاتے ہیں کہ اپنے اپنے گھروں کے آرام کو بھول جاتے ہیں کسی امر کی تکلیف طلبا کو نہیں ہوتی۔ اب مختصر حالات روزمرہ جو علاوہ تعلیم طلبا کے ہیں لکھے جاتے ہیں ✤

اس مدرسہ میں قریب دو سو طلبا کے اہل اسلام اور قریب چالیس طلبا کے اہل ہنود موجود ہیں۔ اکثر بڑے بڑے معزز اور خاندانی و نواب و راجہ و امیر الامرا و رؤسا و عظام کے لڑکے تعلیم پاتے ہیں جملہ طلبا کو نہایت مہذب و نیک چلن اور خوش خلق و بامروت پایا اور بغض و کینہ و حسد و تکبر سے دور اور حیلہ سازی و دغابازی و دروغگوئی و شراب خواری و زناکاری سے معرا گویا اصل اصول اس مدرسہ کا خوش اخلاقی اور نیک چلنی و راست بازی و دیانت داری و امانت شعاری ہے کسی کو کسی سے نفاق و دشمنی نہیں آپس میں جنگ و جدل نہیں ہر ایک طلبا بموجب عقائد مذہب خود پابند صوم و صلوٰۃ ہے ✤
باقی آئندہ

المسکرات

منجانب بابو مہر سدن صاحب
جو ۳۱۔ اگست سنہ ۱۸۸۳ء کو مشن سکول ہال میں پڑھا گیا

صاحبو اگرچہ تمام مسکرات میں سے شراب سب نشوں پر فوقیت رکھتی ہے اور جب ہم شراب نوشی کی مخالفت کرتے ہیں تو گویا ہم یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ہم مسکرات کی اس حیثیت سے کہ وہ مسکرات ہیں مخالف ہیں تو بھی میری دانست میں کچھ بامقصد ہو کہ صرف شراب ہی کے پیچھے نہ پڑ جایا جاوے بلکہ کم و بیش ہر نشہ کی برائی بیان کرنی مناسب ہوگی ✤

لفظ شراب اگرچہ شرب سے مشتق ہو جسکے معنی پینا ہیں اور بلحاظ اشتقاق کے اعتبار سے ہر ایک پینے کی چیز کو شراب کہہ سکتے ہیں مگر یہ لفظ بمعنی خاص معنی میں جو آجکل مستعمل ہیں ریختہ گوئی کی اصطلاح میں منقول عربی سا ہو گیا ہو۔ یعنی عرف میں اس خاص نشہ والی چیز کو کہتے ہیں جو پانی سی رقیق ہوتی ہو اسلئے جب ہم شراب کی برائی کرتے ہیں تو حرف گیری کے لیئے کوئی شربت نہ سمجھ بیٹھے ✤

شراب کے واضع یا موجد کا حال ہمکو کچھ معلوم نہیں مگر ہندوؤں کی کتابوں سے روایتاً صرف اتنی بات معلوم ہوتی ہو کہ دیوتاؤں نے سمندر کو متھا اور اُن چیزوں میں سے جو سمندر میں سے نکلے ایک شراب بھی۔ اصل حقیقت کچھ ہی ہو لیکن اس سے اشارۃً یہ ظاہر ہوتا ہو کہ ابتداءً شراب ایک بری چیز نہ تھی بلکہ سرور دینے کے لیئے بنائی گئی تھی اور مسیح کا معجزہ بھی جب اُنہوں نے قانائے جلیل میں پانی کو شراب بنایا اس بات کی تائید کرتا ہو لیکن چونکہ بادشاہ سرور کے زیادہ طالب ہوتے ہیں اسلئے پہلے انہیں میں اسکا رواج ہوا اور پھر اُمرا میں اور ان دو گروہوں کی دیکھا دیکھی بعض اُن ادنیٰ درجہ کے لوگوں نے بھی جو انسے زیادہ تعلق رکھتے تھے ان کا تتبع کیا خصوصاً شعرا نے اور امیہ کے اشعار سے

اور و نکو بھی ویسا ہی بنا دیا اور پھر تو یہی وہی لت لگ گئی کہ سے
ساقیا برخیز و در کن جام را۔ خاک بر سر کن غم ایام را۔ اور کوئی پکار اُٹھا سے بیا و کشتی ما در شط شراب انداز۔ کہ گفتہ اند کہ کشتی کن و در آب انداز۔ کسی نے اس کو آب حیات کہا اور کسی نے دخت رز۔ اس دخت رز نے ایسا عروج پایا کہ سلاطین کی مصاحب بنی۔ امیروں کو مشورہ دینے لگی۔ غیر لوگ تو غیر لوگ یہ کافرہ دخت رز مسلمان بادشاہوں کے بھی مونہہ چڑھے بغیر نہ رہی جنکے ہاں اس کا استعمال تو کیا چھونا بھی یک گونہ مکروہ ہے۔ جہاں کسی نے ذرا اسکو مونہہ لگایا اُسی کے سر چڑھ گئی اسکا آفتابی چہرہ۔ اسکی گلابی خوشبو اور اُس صراحی کی طاؤسی گردن نے جو اسکا خاص ظرف ہو سب کے دلوں کو فوراً لبھا لیا اور مستی میں آکر بے اختیار ہو کر اور بھی اسکے مشتاق ہو گئے رفتہ رفتہ ہر کہ و مہ اس سے آشنا ہو گیا اور ہر کسی کے مونہہ میں بوسی دیکھ پانی بھر آنے لگا۔ چنانچہ قدیم یونانیوں اور رومیوں کی تواریخ پڑھکر یہ فقرہ کہ "خیر الامور اوسطہا" انسان نے سمجھ رکھا ہی اور ایسی ہی حالت کو دیکھ کر یونس رسول نے فرمایا کہ شراب پینے والے خدا کی بادشاہت یعنے بہشت کے وارث نہونگے اس کمبخت نے اتنے وہ خرابیاں کی ہیں جن کا بیان نہیں ہو سکتا۔ واد خواہوں پر ظلم ہوا بیٹے نے باپ کو چھوڑا ماں نے بچہ کی پروانہ کی اور صدہا بیگناہوں کے سر دھرگئے۔ بنت العنب کا نواح خاصہ یہ ہو کہ جہاں کہیں یا جس گھر میں اس مُردار نے اپنا قدم رکھا سال ہو کہ وہاں کھٹکے میں تو یہی ہو کہ جہاں کہیں دو چار شرابی بیٹھتے ہیں وہاں جوتی پیزار ضرور ہوتی ہو چنانچہ کائستھوں اور بعض کھتریوں کی مجلس اس بات کی شاہد ہو۔ شرابی اس حیثیت سے کہ وہ شرابی ہو اپنے آپ کو ضبط نہیں کر سکتا اور جو کچھ اُس کے دل میں ہوتا ہو بے محابا کہدیتا ہو اور اس عیب کو شرابی جوہر قرار دیتے ہیں اور اس کا نام صفائی قلب رکھتے ہیں۔ واہ کیا جوہر ہے۔ یہ لطیفہ یہاں صادق آیا کہ کسی کو ہیضہ کے سبب سے دست آنے لگے طبیب اُسکی تسلی دیکر کہتا ہو کہ گھبرانے کی بات نہیں

یہ تو مسودہ کی صفائی ہے۔ اب میں تاریخ میں سے چند موقع پیش کرتا ہوں جن سے اس کے قبوحات بخوبی ثابت ہوتے ہیں۔ پہلے فیلقوس سکندر اعظم کے باپ کے تقدیر پر غور کرو کہتے ہیں کہ فیلقوس نے ایک بیوی کی ہوتے ہوئے دوسرا نکاح کیا جب سب لوگ شراب پی رہے تھے تو دولھن کا چچا نشہ کی حالت میں پکار اٹھا کہ یارو دعا مانگو کہ خدا اس نوکتخدا کو بیٹا دے تاکہ تخت کا حقیقی وارث پیدا ہو۔ سکندر یہ بات سنکر برافروختہ ہوگیا اور اسکے مونہہ پر شراب کا پیالہ پھینک کر مارا کہ تو مجھکو حرامزادہ بتاتا ہے کیا میں تخت کا حقیقی وارث نہیں ہوں فیلقوس اسکا باپ یہ بات سنکر تلوار ہاتھ میں لیئے اپنے بیٹے کو قتل کرنے کے لیئے اٹھا مگر نشہ کے سبب سے لڑکھڑا کر گر پڑا سکندر نے حاضرین کو مخاطب کرکے کہا دیکھو یہ شخص جو کل ایشیا کے فتح کرنیکی تیاری کر رہا تھا آج قدم قدم پر ٹھوکر کھاتا ہے۔ اب آپ ان تینوں شرابیوں کی گفتار و کردار اور انکے نتایج پر غور فرمایئے۔ اسکا انجام یہ ہوا کہ باپ بیٹوں میں پھوٹ پڑ گئی اور یہی ابتدا تھی جو سکندر کی تمام مصیبتوں اور فیلقوس کے قتل کا باعث گنی جاتی ہے۔ دوسری مثال حضرت لوط کی بیٹیوں کی ہے جس سے آپ سب صاحب ناواقف نہیں ہیں کہ انہوں نے کیا سخت گناہ شراب کے استعمال ہی کے سبب سے کیا اور ٹائبیریس اور نیرو وغیرہ کی عیاشیاں بھی شراب نوشی کا ہی نتیجہ ہیں +

تیسرے ہندوستان کی تاریخ میں پہلے اُن پانچ مفلسوں کے حال پر غور کیجئے جو پانڈوں کے مکان میں جلکر راکھ ہوگئے پھر اسکے پانڈوں کو دیکھئے کہ کیسی جلدی نکل کر بھاگ گئے پھر اکبر کے بیٹوں کے حال کو پڑھیئے۔ دانیال نشہ کے سبب سے مرا جہانگیر اگرچہ دفعتاً نہ مرا لیکن روز بروز ضعیف ہوتا گیا اور آخر کو اس قاتل کے سبب سے عمر طبعی تک نہ پہونچا +

جتنے صاحب یہاں تشریف فرما ہیں اُن میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہو جس نے اس بات کو دیکھا یا سنا یا تجربہ نہ کیا ہو کہ جتنے خون کے مقدمے ہوتے ہیں انمیں سے فیصدی اسی سے بھی زیادہ وہ مقدمے ہونگے جن میں شراب کام میں لائی گئی ہو

یہ ڈاکٹر من الشمس ہے کہ ہر شرابی کم و بیش عیاش ضرور ہوتا ہے بعض کہتے ہیں کہ ہم صرف ذرا سی پی لیتے ہیں اس میں کچھ قباحت نہیں ہے ایسے موقع پر مجھکو ایک امریکہ کے ڈاکٹر کی حکایت یاد آتی ہے جس نے اس ذرا سی سے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالا۔ مجھے ایک انگریزی کتاب ملی جس میں لکھا تھا کہ ایک ڈاکٹر نہایت خلیق اور خدا ترس اور مومن تھا روز اپنے بیمار دیکھنے جایا کرتا۔ اسکی بیوی بھی ویسی ہی مومنہ تھی۔ خدا نے اُنکو ایک بیٹا بھی عنایت کیا تھا۔ یہ دونو میاں بیوی کمال شادمانی سے بسر کرتے تھے۔ ایک روز ایسا ہوا کہ یہ دیندار ڈاکٹر کسی بیمار کے دیکھنے کے لیئے جانا چاہتا تھا۔ دواخانہ میں کوئی دوا لینے گیا۔ وہاں بی بی بنت العنب صاحب بھی تشریف فرما تھیں سردی زیادہ تھی اسلیئے ڈاکٹر صاحب نے ذرا اپنے آپ کو بنت العنب صاحب کے ساتھ لب بلب ہوکر گرم کیا جوں ہی بی صاحبہ پردہ دماغ میں پہونچکر بے حجاب ہوئیں تو ڈاکٹر صاحب خلیق الطبع ہوکر فرمانے لگے واہ کیا مزہ ہے سچ ہے کہ بدنام کنند اہل غرور اغلط است۔ بلکہ مے مشو داز صحبت نااہلان بگذر اگر دختر رز کی صحبت بالکل حرام اور ناجائز ہوتی تو پولوس رسول اپنے فرزند تمطاؤس کو کیوں لکھتا کہ ذرا سی تو اپنی صحت کے لئے پی لیا کر۔ اب سے ڈاکٹر صاحب جب کہیں جاتے تو ایک دو گھونٹ پی لیتے پھر تو بقول شخصے "چھٹتی نہیں ہے مونہہ سے یہ کافر لگی ہوئی" اسکے عشق میں ایسے اسیر ہوئے کہ اس سے ایک لمحہ کے لیئے بھی کنارہ کرنا محال عادی ہوگیا اور جب دیکھا کہ یہ محال عادی محال عقلی کی منزل تک پہونچ جانے والا ہے تو جھٹ بنت العنب کی چھوٹی بہن بوا افیون صاحبہ سے بھی خلا ملا شروع کر دیا کہ بی بی بنت العنب صاحبہ کے دام عشق سے رہائی ہو مگر بی بی صاحبہ موصوف بوڑھی ہو جانیکی حالت میں بھی ایسی ذی اختیار نکلیں کہ بوا افیون کو اپنا کنیز بنا لیا اور دونوں نے بے کھٹکے ڈاکٹر صاحب کے دل میں اپنا گھر کر لیا جب ڈاکٹر کی بیوی کو یہ معلوم ہوا تو بہتیری کوشش کی کہ اسکا شوہر اپنی پہلی حالت پر آجائے مگر کامیاب نہوئی۔ ناچار رضا بقضا ہو کر کے چپ ہو گئی۔ آخری حالت اس خاندان کی ایسی ابتر ہو گئی کہ کتاب پڑھنے والے کو

(کوئی کیوں ہو) رونا آتا ہے جو عقل دانائی علم رحم جو خدا نے انکو دیئے تھے جزو اعظم ہیں سب انکے سب ڈاکٹر صاحب سے کافور ہوگئے یہانتک کہ اپنے ایک بچہ کا بھی کام تمام کر ڈالا اور اس ذلت سے مرے۔ اب بیان کرتے ہوئے کلیجا مونہہ کو آتا ہے۔ اُن بھولے لوگوں کے جواب میں جو کہتے ہیں کہ ایک دو گھونٹ سے کیا ہوتا ہے ایک نظیر اور پیش کرتا ہوں۔ میں نے سبلستان میں جس کو اسکا مصنف تذکرۃ الاولیا بتلاتا تھا پڑھا ہے کہ ایک زاہد مدت سے عبادت میں مصروف تھا۔ شیطان جو راستی کا دشمن ہے یہ دیکھکر نہایت مضطر ہوا اور اُسے جہنمی بنانے کی تجویز کرنے لگا کوئی تدبیر کارگر نہوئی۔ آخر کار اُس سے کہنے لگا کہ اگر تو ان تینوں باتوں میں سے ایک کرے تو دنیا کی سلطنت تیرے اختیار میں آجائے خواہ پی یا بدفعلی کر یا قتل کر۔ زاہد نے اپنے دل میں کہا کہ شراب کے ایک گھونٹ سے کیا نقصان ہوگا پی بھی لو۔ ایک گھونٹ پیا تھا کہ دوسرا گھونٹ خود مانگا۔ غرض یہ حالت ہوئی کہ شیطان کی دوسری درخواست بھی خود بخود پوری کی اور جب دیکھا کہ فلاں شخص مجھکو رسوا کردیگا اُسکو قتل کر ڈالا۔ اب سامعین خود انصاف کر سکتے ہیں کہ ایک دو گھونٹ پینے سے کیا نقصان ہوتا ہے محمد صاحب کا قول ہے کہ خمر ام الخبائث ہے بالکل درست اور درست ہے ذرا بھی تشریح کی حاجت نہیں +

دختر رز کی چھوٹی بہن افیون ہے اُس کے بیچے حماقت تو ہم کاہلی اور غفلت ہیں۔ اس موقع پر ایک افیونی کی نقل کافی ہوگی +

ایک افیونی دہلی کا متوطن بڑا ہی مالدار تھا۔ جب اُسکے پلّے کچھ نہ رہا تو السفر وسیلۃ الظفر پر غور کرکے گھر سے نوکری کے لیئے نکلا جب شہر سے دو چار کوس کے فاصلہ پر پہونچا ہوگا تو ایک درخت تکیہ دیکھا۔ چادر تان کر سو رہا۔ پانچ بجے حضرت کی آنکھ کھلی کہنے لگے اوہو۔ ہم تو جنگل میں پڑے ہیں ابھی کچھ بھی سفر نہیں کیا اور نہ کسی شہر کے پاس پہونچے۔ جلد تیاری کر پھر چل نکلا اتفاقاً اُلٹا دہلی ہی کیطرف پھر روانہ ہوا۔ جب شہر کے دروازہ پر پہونچا تو شہر کا نام پوچھا جواب ملا کہ دہلی۔ خوب اُچھلا خوب کودا جب تنگ ہوچکا تو پوچھا کہ یہاں کوئی افیونی بھی رہتا ہے۔ کسی نے کہا

ستا ط گھر میں رہتے تھے ان پیپ بجاتو ہیہ حضرت خود ہی مسافر بنکر بہت خوش ہوئے کہ بہا نیوں بھی ہمارا اہتمام ہو۔ جب خیالی نیولانگے گھر ہو نچے تو گھر کی عمارت کو بھی دیکھ کر ششدر رہگئے۔ کنیز نے آپ کو ایک کمرہ میں بٹھلا دیا اور کہا کہ میاں صاحب تو سفر کو گئے ہیں آپ یہاں ٹھہرئیے جو کچھ درکار ہوگا آپ کے لیئے یہاں ہی آجائیگا مجھے لگا عجب اتفاق ہی آج ہم سفر کو نکلے تو ہمارے میزبان صاحب بھی سفر کو گئے۔ جب کنیز کھانا لیکر آئی تو دیکھا کہ مسافر تو کوئی نہیں میاں صاحب خود ہی رونق افروز ہیں۔ بی بی سے جا کر کہا اُس نے اعتبار نہ کیا اور خود دیکھنے آئی نظر کی تو دیکھا کہ حقیقت میں آپ روپ ہی براج رہے ہیں۔ حضرت سلامت کی کمر پر دو ہتھڑ مارا اور کہنے لگی واہ خوب سفر کو گئے۔ یہہ شنکر اپنی بیوی کو بغور دیکھکر میاں بعور کہنے لگا اس میں ہمارا کیا قصور ہی اگر تم اسیطرح ہمارے ساتھ ساتھ پھرو تو ہم سے سفر کیا خاک بہتر ہوسکے۔ ای سامعین کیا اس مثال سے حماقت تو ہم کا کی غفلت صاف عیاں نہیں ہوتی؟

تیسرا نشہ بھنگ ہو اسکے پینے والے صرف یہہ عذر کیا کرتے ہیں کہ بھنگ پینے سے جسم فربہ ہوتا ہی یہہ تو صحیح ہی مگر ساتھ ہی عقل بھی کم ہوجاتی ہی اگر کوئی چاہتا ہو کہ عقل کو کم کرکے جسم کی فربہی حاصل کرے تو بیشک بھنگ ہی پینے میں کچھ اعتراض نہیں اور ایسے شخصوں کے لیئے بورہن بھی بالکل بے فائدہ ہی۔ یہی حال اَور نشوں کا ہی +

اخبار ملکی

بمبئی ۲۱ ستمبر۔ گورنمنٹ نے میونسپلٹی کو جدید ٹون ہال کی تعمیر کے واسطے ۰۰ ہزار مربع گز زمین کی اجازت عطا کی ہی جسکی قیمت فی گز ۲۵ روپیہ ہی مگر چونکہ اس سے فائدہ عام متصور ہی اسلیئے گورنمنٹ ہند کی منظوری سے مفت دیجائیگی +

ایضاً ۲۵ ستمبر۔ آج مقام فرقہ سیوڑیں ۰۰ سو کاشتکاروں نے جمع ہوکر بمبئی سے گردش یا کی علیحدگی کا مطالبہ کیا مگر جنگی آدمیوں نے

انکو جبراً منتشر کردیا۔ فرقہ میں کئی ایک مجروح و مقتول ہوئے +

لنڈن ۲۲ ستمبر۔ مصر میں شیرمال کی جگہ مسٹر ولسنٹ کو جو قسطنطنیہ میں خارجیہ تمسکداروں کی کمیٹی کے پریزیڈنٹ ہیں دینے کی آمادگی ظاہر کیگئی ہی +

لنڈن ۲۳ ستمبر۔ ڈیلی نیوز میں اس مضمون کی تار برقی شایع ہوئی ہی کہ برٹش افسروں نے ستی وایو کے پاس پیغام بھیجکر اسکی حوالگی کا مطالبہ کیا ہی مگر اُسکو آخری شرائط نہیں بھیجیں +

پیرس ۲۳ ستمبر۔ ایم ہیبر مصر میں فرانسیسی کانسل جنرل مقرر ہوگئے ہیں +

کلکتہ ۲۱ ستمبر۔ مسٹر رابرٹ نیٹ اڈیٹر اخبار اسٹیٹسمین پر مقدمہ دایر ہوا کہ انہوں نے کل کے پرچہ میں لیبل آمیز مضمون چھاپا ہی +

شملہ ۲۴ ستمبر۔ جمعہ کی شام کو یہاں ایک ناگہانی موت وقوع میں آئی کرنیل ڈبلیو سنگر متعلقہ بنگال کیولری سیر کرکے واپس آئے تھے کہ جان نکل گئی۔ موت باعث قلب بجاری ہوئی افسر مذکور ایک عورت اور ایک بچہ چھوڑ گئے ہیں اور کل دفن کیئے گئے کثیر التعداد جنگی افسر معہ حضور کمانڈر انچیف جنازہ کے ساتھ تھے +

پیرس ۲۳ ستمبر۔ اُن افواہوں کے باعث کہ سپین کا انفازمنٹ جرمنی کا سا ہو فرانسیسی اخبارات نے معاندانہ تحریر شروع کی ہی اور تحریک کر رہے ہیں کہ لگا تار کمک بھیجی جاوے +

سینٹ پیٹرزبرگ ۲۳ ستمبر۔ زائد پولیس کا انتظام ایکسال کے واسطے وسیع کیا گیا ہی +

میڈرڈ ۲۳ ستمبر۔ یہاں اس بات کا انکار کیا گیا ہی کہ جرمنی میں تشریف لیجانے کے باعث شاہ الفونسو کا منشاء ہی کہ جرمنی اور فرانس میں مصالحت ہوجاوے +

لنڈن ۲۵ ستمبر۔ دریچ کے سلحخانہ کے گوداموں میں جس میں کہ ہوائیاں بھری ہوئی تھیں کل دفعتاً آگ لگ گئی اور قریب ایک گھنٹہ کے چاروں طرف ہوائیاں برابر اُڑتی رہیں اور چند ایک جگہ میل کے فاصلہ تک گئیں جس سے کہ بہت نقصان ہوا اور دو شخص ہلاک ہوئے۔ یہہ یقین کیا جاتا ہی کہ یہہ آگ اتفاقاً لگ گئی تھی +

پیرس ۲۵ ستمبر۔ آج اخبار ٹیمس میں ایک آرٹیکل اس مضمون کا مشتہر ہوا ہی کہ گورنمنٹ چین انگلنڈ کی تحریک سے تمام اہل سلطنت فرانس سے دریائے احمر تک ملا دینے کی تجویز کرتی ہی اور خود ٹانکن کا باقی حصہ ملا لینا چاہتی ہی اور دریائے احمر کو تمام اقوام کی جہازرانی کیواسطے کھول دینا تجویز کیا گیا ہی مگر برخلاف اس کے فرانس تمام ڈیلٹا کا دعویدار اپنے تئیں ٹھہراتا ہی +

لنڈن ۲۶ ستمبر۔ کیپ سے ڈیلی نیوز میں آج صبح کا ایک ٹیلیگرام اس مضمون کا مشتہر ہوا ہی کہ ستی وایو نے اپنے تئیں اس شرط سے کہ میری جان کی حفاظت کیجاوے انگریزی فوج کے حوالہ کردیا ہی +

لنڈن ۲۷ ستمبر۔ میجر جنرل ڈیوک آف کناٹ ۵ نومبر کو مقام برنڈزی میں بمبئی آنے کیواسطے سوار ہونگے۔ پندرہ نمبر ہوروی کوٹنے والوں نے ایسٹ اینڈ لائن میں ۱۸ اگست سے ۲۴ ستمبر تک کام بند رکھا اس قسم کے اتحاد سے کارخانہ دار لوگ ان کاریگروں کی مرضی کے برخلاف نہیں کرسکتے +

شملہ ۲۶ ستمبر۔ شملہ فائن آرٹس سوسائٹی کی سولویں سالانہ نمائشگاہ کو حضور کمانڈر انچیف نے کل کے روز کھولا۔ جناب آنریبل بلیو ہنٹر صاحب بہادر نے کمیٹی کیجانب سے سوسائٹی کی ترقی اور مالی حالت کا بیان فرمایا اور اسکے بعد حضور کمانڈر انچیف نے نمائشگاہ کو کھولا۔ تصاویر تعداد میں بہت تھیں لیکن نمائشگاہ گذشتہ سے انکا مقابلہ کرنے سے معلوم ہوتا تھا کہ کچھ عمدہ نہیں ہیں۔ ناظرین کی کثرت تھی +

چوہوں پر آفت

اس سے چوہے چوہیاں۔ گبریلا مکھیاں چیونٹیاں کھٹمل جھینگر اور حشرات الارض لال بیگ مچھلی کو فوراً دفع ہوجاتے ہیں قیمت ساڑھے سات مینس۔ ل ایس میڈن کمپنی جنرل ایجنٹ بمبئی سے ملتی ہی +

نوٹس

ممبران لبورہن یونین و دیگر صاحبان لودیانہ کو خبر دیجاتی ہی کہ ۵ اکتوبر ۱۸۸۳ء بروز جمعہ بوقت ۶ بجے شام مشن سکول کے کلاس ہال میں تیسرا جلسہ منعقد ہوگا سب صاحبان تشریف لاکر جلسہ کو رونق بخشیں + ... خان بہادر منشی قادر بخش خانصاحب ... مہتمم

ام سکہ ہفتہ وار لسو دیانہ میں پادری وہیری صاحب کے اہتمام سے چھپا